بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجیہہ بخاری نے یہ ناول (آؤزیست نبھائیں ہم) صرف اور صرف نیوایرامیگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (آؤزیست نبھائیں ہم) کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرامیگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرامیگزین

New Era Magazine

آدھی رات کو روشنی کی وجہ سے فاطمہ کی آنکھ کھل گئی تھی ۔

انہوں نے گھڑی پر وقت دیکھا تھا جو تین بجا رہی تھی ۔ ۔ پھر کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھے نواز شاہ کو ۔ وہ الجھی تھیں ۔

شاہ آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں؟ انکی آواز پر شاہ نواز چونکے تھے ۔ پھر اثبات میں سر ہلا دیا تھا ۔

کیوں شاہ؟ فاطمہ پریشان ہوکر انکے پاس چلی آئیں تھیں ۔

خانم جو زیادتی آپکے ساتھ ماضی میں ہوئی میں وہ دہرانا نہیں چاہتا ۔

انکی شکستگی سے پر آواز نے خانم کو پریشان کردیا تھا ۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں شاہ، میں نے قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کرلیا اور آپ نے آج تک مجھے کسی چیز کی کمی کہاں ہونے دی ہے؟ میرے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوئی ۔ ہاں البتہ اگر آپ میر زائر کو اپنی انا کی خاطر قربان کریں گے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہوگی ۔ خانم صاف گوئی سے بولی تھیں ۔

کیا خانم آپکو واقعی مجھ سے کوئی شکایت نہیں؟ سید نواز شاہ حیران تھے ۔

New Era Magazine

خانم دھیرے سے مسکرا دیں ۔ جی شاہ آپ میری طرف سے بالکل بے فکر ہوجائیں بس زائر کی بات مان جائیں وہ بھی محبت کے سامنے بے بس ہے شاہ !وہ آرزدگی سے بولیں ۔

بہت رات ہوگئی ہے آپ سوجائیں خانم ..شاہ کی بات پر وہ بنا کچھ کہے بیڈ پر دراز ہوگئی تھیں ۔

جانتی تھیں شاہ اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتے ۔

کیوں حمزہ؟ کیوں مجھے اس بے رحم دنیا کے سپرد کر گئے ہو؟ جانتے تھے نا کتنا کچھ برداشت کرنا پڑے گا مجھے تمھارے بعد؟ آج جس اذیت سے میں گزر رہی ہوں وہ صرف میں جانتی ہوں اندر سے مجھے آری کی طرح کاٹ رہا ہے ۔

تمھارے جانے کے بعد میری زندگی ویران ہوگئی ہے حمزہ !زندگی بے رنگ ہوگئی ہے کچھ اچھا نہیں لگتا ۔ دنیا نے اتنے زخم لگا دئے ہیں کہ

اب کی چاہتا ہے اس دنیا کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر تمھارے پاس آجاؤں ۔ میرا سکون تو صرف تمھارے پاس ہے نا ۔

کئی آنسو ٹپ ٹپ حمزہ کی تصویر پر گر رہے تھے ۔ وہ سسکتے ہوئے اسکی تصویر کو سینے سے لگائے یونہی سو گئی تھی ۔

رابیل بیٹی یہ دیکھو ! یہ آس پاس کی وادی کے کچھ اچھے لڑکے ہیں ۔ جنکے رشتے تمھارے لئے آئے ہیں ۔ تمھارے دل کو جو بھائے مجھے بتا دو تاکہ می بات آگے بڑھا سکوں ۔؛

تایا جان نے پہلے سے بڑھ کر اسکے رشتے کا سوچنا شروع کردیا تھا ۔

تایا جان دل کو تو ایک ہی شخص بھایا تھا اسکے بعد دل کے دروازے بند ہوگئے ہیں ۔ اب کوئی اس دل می نہیں آسکتا ۔

وہ گلاب کی پتیاں توڑتے عجیب انداز سے بولی تھی ۔

رابیل حمزہ مر چکا ہے ۔ مت اسکی خاطر اپنی زندگی برباد کرو ۔تایا جان نے تلخ حقیقت ایک بار پھر اسکی سماعت میں انڈیلی تھی ۔

وہ بے بس تھی لاچار تھی ۔ عشق کا روگ ہی ایسا ہے جسے لگ جائے اندر سے دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے ۔

عشق کی مثال کچھ اس طرح سے ہے مل جائے تو زندگی بن جائے نا ملے تو موت!

تایا جان خدارا مت مجھے احساس دلائیں کہ وہ میرے آس پاس نہیں ۔ وہ یہیں ہے ۔ آپکے پاس میرے پاس ..ہمارے دلوں میں زندہ ہے وہ ۔ وہ سسک اٹھی تھی ۔

تایا جان محبت سے اسکے قریب آئے تھے اور اسکے سر پر پدرانہ شفقت سے ہاتھ رکھا تھا ۔

رابیل حمزہ کی خواہش تمھیں خوش دیکھنا تھا ۔، اب تمھیں اذیت میں دیکھ کر وہ سکون میں نہیں ہوگا ۔

اسکا سکون تمھارے ذات میں پوشیدہ ہے ۔ تایا جان کے الفاظ اسکے دل کو لگے تھے ۔

اس نے ہولے سے سر ہلا دیا تھا۔ تایا جان آپ جس سے چاہیں میری شادی کردیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ بمشکل وہ کہہ پائی تھی پھر اندر چلی گئی تھی ۔

جبکہ تایا جان گہری سانس بھر کر تصویریں دیکھنے لگے تھے ۔

خانم باہر آئیں تو ملازمائی پھلوں کی ٹوکریاں اورمیوہ جات لئے گاڑی میں ،رکھ رہی تھیں

یہ سب کس لئے رکھا جارہا ہے؟ خانم نے الجھ کر ملازمہ سے پوچھا تھا ۔

،پتا نہیں بی بی شاہ جی کا حکم ہے ۔ ملازمہ نے سر جھکائے جواب دیا تھا

خانم باہر چلی آئیں جہاں شاہ پرسکون سے بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے ۔

شاہ جی یہ سب کیا ہورہا ہے؟ :پ کہیں جارہے ہیں؟ خانم نکے قریب چلی آئیں تھیں ۔

جی بالکل آپ ہی کا انتظار ہورہا تھا ۔ آپ جلدی سے تیار ہوکر آئیں پھر ہمیں کہیں جانا ہے ۔ وہ مسکرا کر بولے ۔

مگر کدھر؟ وہ الجھی تھیں۔

تیار ہوں پھر بتاتا ہوں ۔ وہ بے نیازے سے بولے تھے ۔

خانم گہرا سانس بھرتی چلی گئ تھیں ۔ شاہ نواز شاہ ہولے سے مسکرا دئے تھے ۔

وہ سارے راستے استفسار کرتی آئی تھیں مگر مجال ہے جو شاہ نے بتایا ہو ۔ تنگ آکر وہ خاموش ہوگئی تھیں ۔

مگر جونہی جیپ یوسف رضا کی حویلی کے سامنے رکی خانم فورا بات سمجھ گئ تھیں نکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نا تھا ۔

شاہ نواز آپ نے ..مجھے واقعی اپنا احسان مند بنایا ہے ۔ مجھے یقین نہیں آرہا آپ مان گئے ہیں ۔

خوشی سے انکی آواز کانپ رہی تھیں ۔

جس چیز میں پکی اور میر زائر کی خوشی ہے اسی میں محترمہ ہماری بھی خوشی ہے ۔ وہ مسکرائے تھے ۔

گارڈ نے بنا پوچھے دروازہ کھول دیا تھا ۔

ح

ملازمہ نے انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا تھا۔کچھ دیر بعد یوسف رضا حیران پریشان سے آئے تھے۔

فاطمہ کو دیکھ کر ایک ٹیس سی سینے میں اٹھی تھی جسے وہ دبا گئے تھے۔

،شاہ نواز نے مسکر کر ان سے مصافحہ کیا تھا

آج کایا کیسے پلٹ گئی؟ یوسف رضا اپنے مخصوص شوخ لہجے میں گویا ہوئے تھے۔

بس بیٹے کی محبت کے آگے مجبور ہونا پڑا اسلئے تو کہتے ہیں اولاد آزمائش ہے۔ شاہ نواز ہنس کر شوخ لہجے میں بولے تھے۔

فاطمہ نے گھور کر انکو دیکھا تھا۔

یہ سب مٹھائیاں پھل کسی خوشی میں؟ یوسف رضا بےچین ہوکر بولے تھے۔

یوسف رضا آپ سے آپکی بھتیجی کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔ میر زائر اسکے سوا کسی سے شادی کرنے کو تیار نہیں ایسے میں ہم رشتہ مانگنے آئے ہیں۔ اب شاہ نواز سنجیدگی سے گویا ہوئے تھے۔

یوسف رضا چند لمحوں سوچوں میں گم رہے تھے پھر ہولے سے مسکرا دئے ۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ میر زائر میرے سامنے کا بچہ ہے اگر آپ سب جاننے کے بعد بھی رابیل کو اپنی بہو بنانے چاہتے ہیں تو یہ آپکا بڑا پن ہے ۔ یوسف رضا دھیمے لہجے میں گویا ہوئے ۔

ہماری بھی ایک بیٹی ہے یوسف ۔ ہم کیوں کسی کی بیٹی پر انگلی اٹھائیں اس سب میں خدا کا مصلحت تھی ۔ فاطمہ خانم نے مخصوص دھیمے لہجے سے کہا تھا ۔

یوسف رضا نے سر ہلا دیا تھا ۔

اور ایک اور بات یوسف ..شادی اسی مہینے کے اندر اندر چاہتے ہیں ہم کوئی جہیز کوئی جیولری نہیں چاہیئے بس لڑکی چاہیئے ۔

شاہ نواز نے کہا تھا ۔

لیکن اتنی جلدی؟ یوسف رضا جزبز ہوئے تھے ابھی تو انہیں رابیل کو بھی منانا تھا ۔

بس زائر کی بات پہلے ہی طہ تھی اسی مہینے شادی تھی پھر کچھ وجوہات کی وجہ سے منگنی ٹوٹ گئی اسلئے ہم چاہتے ہیں شادی کے فریضے سے اسی تاریخ کو فارغ ہوجائیں جو پہلے طہ تھی ۔

سید شاہ نواز نے تفصیلی جواب دیا تھا ۔

یوسف رضا بغیر چوں چراں کے مان گئے تھے ۔

راابیل بیٹا؟ راابیل کتاب پڑھنے میں مشغول تھی یوسف رضا کی بات پر چونکی تھی پھر سیدھی ہوکر بیٹھ گئی تھی ۔

جی تایا جان؟ سرجھکائے اس نے کہا تھا ۔

راابیل اس مہینے کی پندرہ تاریخ کا میں نے تمھاری شادی کی تاریخ طہ کردی تھی۔ تایا جان کی آواز پر وہ بوکھلا اٹھی تھی ۔

اتنی جلدی تایا جان؟ وہ بھونچکی سی رہ گئی تھی ۔

ہوں ۔۔ یہ تصویر ہے دیکھ لینا ۔۔ انہوں نے تصویر اسکی طرف بڑھائی تھی ۔

رابیل نے ہاتھ نہیں بڑھایا تھا ۔ کیا فرق پڑتا ہے تایا جان میری زندگی کا فیصلہ تو ہوچکا اب میری مرضی ہونے نا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی ۔

ایک دن تمھیں احساس ہوگا رابیل میں نے تمھارے لئے جو فیصلہ کیا ہے وہ بہت بہتر کیا ہے ۔ وہ سنجیدگی سے کہتے پلٹ گئے تھے ۔

میرے نام کے ساتھ ایک حمزہ کا نم جڑا رہ گیا تھا اب یہ لوگ اس نام کو بھی میرے بم سے جدا کریں گے؟ وہ نم آنکھوں سے سوچ رہی تھی ۔

کاش حمزہ میرے پاس حق ہوتا ہمیشہ تمھارے نم کو اپنے نم کے ساتھ جڑا رکھنے کا ۔ مگر میری اپنی کوئی مرضی نہیں ہے ۔بےبس کردیا ہے سب نے مجھے،، وہ تکلیف سے سوچنے لگی تھی ۔

اور کیسے اور گزرا پتا ہی نہیں چلا تھا ۔ میر زائر کے دل کی مراد پوری ہوگئی تھی ۔ وہ ہواؤں میں اڑتا پھر رہا تھا ۔

بالآخر اسکی محبت اسکی ہونے والی تھی ۔ پانچ سال کا طویل عرصہ ضائع نہیں گیا تھا ۔

خدا نے اسکی سن لی تھی ۔

نرمین بیڈ پر بیٹھی یکٹک سامنے دیوار پر اپنی اور میر زائر کی تصویر دیکھ رہی تھی ۔

فرزانہ کو اندر ئی تو اسے یوں بیٹھا دیکھ کر ریشان ہوگئ تھیں مگر جونہی انکی نگاہ اسکی نگاہ کے عقب میں گئ تھی انکی بھنویں تن گئ تھیں ۔

نرمین اب کیوں سوگ منا رہی ہے؟ کس بات کا منا رہی ہے؟ شادی سے انکار بھی تونے خود کیا تھا ۔ اس میں تیزی مرضی شامل تھی جانتی ہے کتنا شرمندہ ہوئی ہوں پا کے سامنے میں؟ فرزانہ پھٹ پڑی تھیں ۔

اماں میں نے تو وہ کیا جو خدا نے چاہا ۔ میر زائر سے منگنی توڑ دینا یہ میرے بس میں نہیں تھا ۔ مگر خدا نے مجھے ہمت دی ۔ اگر میں میر زائر کی زندگی میں آئی تو وہ بھی ایک بہانہ تھا ۔ میں صرف رابیل اور

New Era Magazine

میر زائر کے ملن کی وجہ تھی مجھے خدا نے صرف بہانہ بنایا ۔ وہ سنجیدگی سے سر جھکائے بولی تھی ۔

تو بس مان جا کیوں اپنا دل جلا رہی ہے بیٹھی ۔ فرزانہ کا دل کٹ رہا تھا اسے یوں زندگی سے بیزار دیکھ کر ۔

یہ تو ساری زندگی کا جلنا ہے ماں ..اب اس پر چاہے کتنے مرہم رکھ لوں میں مگر جلن ساری زندگی برقرار رہے گی ..ظاہر سی بات ہے اماں عشق کا روگ ہے موت کے ساتھ ہی ساتھ چھوڑتا ہے ۔ عاشق کے ساتھ قبر تک جاتا ہے ۔ لیکن ...اماں پھر سکون ہوتا ہے ۔ جب موت آجائے تو پھر خدا دل کو سکون سے دیتا ہے ۔

وہ سر بیڈ کی پشت سے ٹکاتے عجیب لہجے میں بول رہی تھی ۔

فرزانہ کا دل دہل گیا تھا ایک اکلوتی بیٹی اس طرح کی باتیں کر رہی تھی ..انہوں نے فورا عرفان کو آواز دی ۔

کیوں آواز دیتی ہیں بھائی کو اماں؟ پریشان ہونگے ۔ میرا دل کا سکون انکے پاس بھی نہیں ہے ۔

تبھی عرفان آگیا تھا ۔ کیا ہوا اماں؟ وہ پریشانی سے بولا تھ پھر نرمین
کے اس آیا تھا ۔

نرمین؟ ٹھیک ہو؟ وہ پریشنی سے بولا ۔

دیکھو عرفان یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہے میرا دل ہول رہا ہے
۔ فرزانہ روتے ہوئے بولیں ۔

می آپ لوگو کو بہت پریشان کر رہی ہوں نا آپ لوگ ایک کام کریں؟
وہ فورا اٹھ بیٹھی تھی اور عرفان کے ہاتھ تھام کر بےچارگی سے بولی
تھی ۔

کیا بات نرمین؟ درشن بمشکل برداشت کر پارہا تھا اسکی حالت ۔

پ لوگ اپنے ہاتھوں سے مجھے زہر کھلا کر اس زندگی سے نجات دلا
دیں میر زئر کے بنا زندگی کچھ بھی نہیں سوائے اک سزا کے ۔ وہ
روتے ہوئے بولی تھی ۔

عرفان کا تھپڑ اسکے چہرے کو سرخ کر گیا تھا ۔

شرم نہیں آتی تمھیں نرمین؟ اگر اتنی محبت تھی تو کیوں منگنی توڑی؟ اور جب چھوڑ ہی دیا تو اب رونے کا فائدہ؟ کیوں رو رہی ہو؟ تمھاری اس حالت نے ہماری کیا حالت کردی ہے جانتی ہو تم؟ وہ چیخا تھا ۔

نرمین سسکیوں سے پیروں پر سر رکھے رو رہی تھی ۔

عرفان کا دل پسیج گیا تھا ۔ اس نے نم آنکھوں سے اسے سینے سے لگا لیا تھ ۔

فرزانہ ایک کونے میں کھڑی آنسو بہا رہی تھیں ۔ اسکی ہنستی کھیلتی زندگی یکدم طوفانوں کی زد میں آئی تھی ۔

نکاح کا دن بھی آگیا تھا ۔ پوری حویلی ایک بار پھر برقی قمقموں سے سجائی گئی تھی ۔

سفید کلیوں والا فراک اور سرخ دوپٹہ سر پف جمائے ڈارک میک اپ میں رابیل حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی ۔

ایک بار پھر اسپر بے حد روپ آیا تھا ۔

کمرے کا بند کئے وہ خری بار حمزہ کی خاطر نسو بہا رہی تھی ۔ اسکے بعد اسکے نام کے ساتھ جڑا حمزہ کا نم علیحدہ ہوجاتا ۔

وہ تمام حق کھو دیتی ۔

حمزہ زندگی میں ہم ایک نہ سہی مگر حمزہ میری زندگی میں ایک ہی دعا ہے جنت میں تم میرے ہو ۔

رابیل کے ہو حمزہ ۔ رابیل محبتیں نبھاتے خود خالی ہاتھ رہ گئی ۔

حمزہ میں انکار کرنے کا حق نہیں رکھتی ۔ کاش حمزہ تم میرے ہوتے کاش اس دن تمھاری جگہ میر زئر ہی مر جاتا ۔ اس نے نفرت سے سوچا تھا ۔

..حمزہ تم مجھ سے خف ہوگے میں نے وعدہَ وفا نہیں نبھایا مگر حمزہ تمھاری رابیل کو بےبس کردیا گیا تھا ۔

حمزہ میری زندگی کی ایک حسرت تھی اور وہ حسرت تمھیں پانا تھا۔

اب تمھیں کھو کر وہ حسرت مزید شدت سے میرے دل می نگڑائی لے رہی ہے ۔ حمزہ تم نہیں تجھ مگر تمھارے نم کا حوالہ مجھے سکون دیتا تھا مگر اب تو لوگوں نے مجھ سے تمھارا نم بھی چھین لینا ہے ۔

New Era Magazine

وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی ۔ وہ آج پھر بے بس تھی ۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ چیخ چیخ کر سب کو بتا دے وہ حمزہ کا نام اپنے نام کے ساتھ علیحدہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی ۔

وہ اٹھی تھی پھر حمزہ کی تصویر کو چوم کر بیگ میں رکھا تھا ۔ پھر اپنا شرارہ سمبھالتی کچھ سوچ کر ادھر ادھر جھانک کر دیکھا تھا ۔

اسکا کام صرف سلطانہ کرسکتی تھی ۔

اس نے سلطانہ کو آواز دی تھی ۔ سلطانہ فورا ئی تھی ۔

میر زائر کو میرے کمرے میں اس طرح بھیجو کسی کو خبر نا ہوسکے سلطانہ ..اسکی نگاہیں حد سے زیادہ آنسو بہانے کی وجہ سے سرخ ہوگئی تھیں ۔

سلطانہ فورا چلی گئی تھی وہ کمرے تک چلی آئی اور کھڑکی پر نظریں جمائے اس مقام پر دیکھا تھا جہاں سے حمزہ نے ایک بار اسکو دیکھا تھا اور دیکھتا رہ گیا تھا ۔

اسکی نگاہوں میں اپنی محبت دیکھ کر رابیل کا دل بلیوں اچھلا تھا ۔ اسے لگا تھ کائنات کی خوشیاں اسکے قدموں میں چن دی گئی ہوں ۔

وہ سوچوں میں محو تھی جبھی اسے میر زائر کی موجودگی کی خبر نا ہوسکی تھی ۔

رابیل؟ اس نے محبت سے پکارا تھا ۔

رابیل نے چونک کر اس شخص کو دیکھا تھا کبھی کو اسکے لئے قابل نفرت تھا اب اسکا مجازی خد بننے جا رہا تھا ۔ اسکی برداشت جواب دے رہی تھی ۔

اسے خود کو سنبھالنا تھا ۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے ۔ وہ بے رخی سے بولی تھی ۔

ضرور ..آپ ہی کی تو سننی ہے اب ۔ وہ شوخی سے بولا تھا ۔

میر زائر فضول باتیں نہیں کریں بہتر ہوگی ۔ وہ سختی سے بولی تھی ۔

" ..وہ مسکرا دیا تھا ۔ جو حکم

میں فلحال صرف نکاح کرنا چاہتی ہوں ..رخصتی کے لئے مجھے ایک مہینے کا وقت چاہیئے ۔ وہ سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کرکے اب اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی جہاں یکدم تذبذب پھیل گیا تھا ۔

لیکن سب کچھ ہوگیا ہے رابیل اب ایک دم سے فیصلہ بدل دینا؟ وہ پریشانی سے بولا تھا ۔

میں نے اپنا فیصلہ سنایا ہے اب بس مجھے دیکھنا ہے پ سنتے ہیں کہ نہیں ۔ اس نے آخری پتا پھینکا تھا ۔

وہ بے حد حسین لگ رہی تھی اسکی نشیلی خمار بھری آنکھیں میر زائر کو جھکنے پر مجبور کر گئی تھی ۔

رابیل تمھاری بات ٹالنا میرے لئے ممکن نہیں ۔ وہ گہری سانس بھر کر کہتا مڑا تھا ۔

رابیل نے سکون کا سانس بھرا تھا ۔

اور بمشکل دکھتے سر کر سمبھالتی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی ۔

تھوڑی دیر بعد نیچے سے اسے ہاجرہ اور فاطمہ خانم لینے ئی تھیں ۔ فاطمہ خانم مسکراتے ہوئے اس سے سوالات کرتی رہی تھیں مگر وہ ہوں ہاں میں جواب دے رہی تھی ۔

نیچے ہال میں چند ایک لوگ جو نکاح کے گواہان کے طور پر موجود تھے اور کچھ زاتی رشتہ داری کی وجہ سے ۔

رابیل کو صوفے پر بٹھایا گیا تھا اسکے سامنے ہی میر زائر صوفے پر بیٹھا تھا ۔

سفید کرے شلوار میں مہران ویسٹ کوٹ پہنے نکھرا نکھرا میر زائر بے حد خوش نظر آرہا تھا ۔

رابیل کا دل یوں ہورہا تھا جیسے کلیجے کے زریعے باہر آنے کو ہے ۔

اسے لگ رہا تھ جیسے اسکو قربانی گاہ لے جایا جارہا ہوں ۔

رابیل کی نکھیں بار بار آنسوؤں سے تر ہورہی تھیں ۔

وہ ٹشو سے صاف کرتی تو دوبارہ آنسو بہہ رہے تھے ۔

نکاح نامہ اسکے پاس لایا گیا تھا ۔ چند لمحے وہ بھری نگاہوں سے نکاح نامے کو دیکھتی رہی تھی ۔

جہاں ایک دستخط سے اسکی زندگی بدل جاتی ۔

"باہر آجائیں محترمہ اب آپکو گود میں تو اٹھانے سے رہا "

"اب ساری زندگی تمھیں ہی تو سہارا دینا ہے ۔ "

"میرے لئے تو سب سے پہلے ہی تمھاری ذات ہے ۔ "

برائے مہربانی اب اپنے دل میں کسی بدگمانی کو پیدا ہونے نا دینا ۔ "
کیونکہ میرے پاس سوائے موت کے زریعے اپنی چاہت کا یقین دلانے
" کے کوئی چارہ نہیں بچے گا

وہ تڑپی تھی ۔ واقعی اس نے موت کو گلے لگا لیا تھا ۔

اسکے اس طرح تڑپ کر سیدھا ہونے پر سب چونکے تھے ۔

رابیل بیٹا مولوی صاحب کچھ پوچھ رہے ہیں ۔ تایا جان نے نرمی سے کہا تھا ۔

اسے لگا تھا جیسے اسے سزائے موت سنائی دی جارہی ہو ۔ رابیل پھوٹ پھوٹ کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رودی تھی ۔ اسکے آنسوؤں کی شدت اور آواز میں اس قدر تکلیف تھی کہ ہر آنکھ اشک بار ہوگئی تھی ۔

جی بھر کر وہ روئی تھی ۔ پھر آخری بار حمزہ کو اپنی محبت کا یقین دلا کر اس نے قبول ہے کے الفاظ دہرائے تھے ۔

حمزہ معاف کردینا مجھے ..میں نے آج کسی اور کا ساتھ قبول کیا حمزہ ۔

غم کی شدت سے پھٹتے دل سے اس نے دل ہی دل میں اس سے کہا تھا ۔

سائین کرتے اسکے ہاتھ لڑکھڑائے تھے ۔ اس نے بند ہوتے سانس کو لیتے سائین کئے تھے پھر تایا جان کے کان میں اپنی خراب ہوتی طبیعت کا بتایا تھا ۔

تایا جان کی جان پر بن گئی تھی ۔؛ انہوں نے فورا سلطانہ کو بلوا کر رابیل کو اسکے ساتھ اوپر بھیج دیا تھا ۔

کمرے میں آتے ہی وہ ڈھ سی گئی تھی ۔ اور ہوش سے بےگانی ہوگئی تھی وہ نہیں جانتی تھی نیچے کیا ہوا تھا ۔

میر یہ سب کیا تھا؟ ہم رخصتی کے لئے گئے تھے تم نے کیوں منع کردیا؟ شاہ نواز سخت غصے میں میر زائر سے استفسار کر رہے تھے ۔

بابا جان رابیل پہلے شادی شدہ تھی اب ایک دم سے اسکا مجھ سے نکاح ہوگیا ہے اسے یہ سب قبول کرنے میں وقت لگے گا ..وہ سنجیدگی سے بولا تھا ۔

یہ سب تم سے رابیل نے کہا ہے؟ وہ اسکو جانچتے ہوئے گویا ہوئے ۔

نہیں بابا جان ..وہ کیوں کہے گی مگر مجھے احساس تھا ۔ وہ فورا انکار کرتے بولا ۔

جب اسے اعتراض نہیں تھا تو تمھیں کیوں ہوا میر؟ بابا جان مزید بپھر گئے تھے ۔

شاہ رہنے دیں ۔ سہی کہہ رہا ہے ..مجھے بھی وہ رابیل بیٹی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی ہاتھ بھی اتنے ٹھنڈے پڑ رہے تھے ۔

اماں کیسی باتیں کر رہی ہیں اگر نہیں قبول کرپارہی تو میرے بھائی سے شادی کیوں کر رہی ہے؟ ہاجرہ تڑخی تھی۔

وہ نہیں تمھارا بھائی کر رہا ہے ۔ شاہ نواز شاہ طنزیہ بولے تھے ۔

ہاجرہ تم خاموش رہو ..خانم نے اسے ڈپٹا تھا۔

اگلے مہینے آپ رخصتی کروا لیں مگر فلحال رخصتی کو ڈیلے کریں ۔ وہ فیصلہ سنا کر باہر نکل گیا تھا ۔

اس لڑکے کا تو دماغ خراب ہے ۔ پہلے ابھی شادی کرنی ہے اور اب ایک مہینے بعد ..شاہ نواز غصے سے سوچتے باہر نکل گئے تھے ۔

ہاجرہ تم اس طرح بھائی کے معاملے میں مت بولا کرو ..خانم نے سختی سے کہا تھا ۔

اماں کیا اب میں اپنے بھائی کے معاملے میں بول بھی نہیں سکتی؟ ہاجرہ حیرت سے بولی تھی ۔

..بولو مگر اب رابیل اسکی منکوحہ ہے اب ..اسکے خلاف مت بولا کرو وہ سنجیدگی سے کہہ کر کمرے میں چلی گئی تھیں ۔

ہاں بس میری شادی کردی سمجھتے ہیں میرا تو اس حویلی سے تعلق ہی ٹوٹ گیا ۔ غصے سے بڑبڑاتی وہ عفان کی طرف بڑھی جو کمرے میں اب چیخ چیخ کر رو رہا تھا ۔

رابیل ؟ اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھیں اسکے سرہانے تایا جان پریشان سے بیٹھے تھے ۔

انکو دیکھتے ہی اسکی آنکھیں بھر آئیں تھیں ۔ اس نے نظریں پھیر لی تھیں ۔

رابیل اب ایسا کروگی اپنے تایا جان کے ساتھ؟ وہ آرزدگی سے گویا ہوئے تھے ۔

تایا جان جو آپ چاہتے تھے وہ میں نے کردیا خدارا اب مجھ سے کچھ مت مانگئے گا ..میرے پاس آپکو دینے کو کچھ نہیں رہا ۔ ایک حمزہ کا نام بچا تھا وہ بھی کل آپکو واپس کردیا ۔

سسکیوں سے روتے اس نے بمشکل بات مکمل کی تھی ۔

رابیل ..تایا جان تڑپے تھے ۔

یہ فیصلہ تمھارے فائدے کے لئے کیا میں نے ۔ ج میں تمھارے سر پر ہاتھ رکھنے والا ہوں کل کو میرے بعد کون رکھے گا؟ تایا جان کے خدشات درست تھے مگر یہاں بات اسکے دل تھی جس بری طرح ٹوٹا تھا ۔ اب وہاں صرف اسکے دل کے زخمی ٹکڑے تھے، ۔

تایا جان میری زندگی کا کوئی مقصد نہیں رہا اب ..مرنا چاہتی ہوں میں ۔ آنسو بہاتے وہ بولی تھی ۔

رابیل تم اپنے تایا کو اس طرح اذیت دوگی اب؟ وہ اذیت سے پر لہجے میں بولے تھے ۔ انکا رعب و دبدبہ حمزہ کے بعد کہیں جا سویا تھا ۔

تایا جان میں تو خود کو اذیت دے رہی ہوں ۔ جو خود اذیت میں ہو وہ دوسروں کو کیا اذیت دے گا؟ وہ آنکھیں موند کر آرزدگی سے بولی تھی

۔

سمجھ سکتا ہوں میں رابیل ..تم نے حمزہ سے بہت محبت کی ہے مگر بیٹا میں نے بھی اپنے بیٹے کی خواہش کا احترام کیا ہے ۔ وہ آرزدگی سے بولے تھے ۔

کیسی خواہش تایا جان؟ رابیل نے فورا چہرہ انکی طرف موڑ کر پوچھا تھا ۔

وہ اسے دیکھ کر رہ گئے تھے جس کا چہرہ زرد ہورہا تھا جبکہ آنکھوں نیچے حلقے اسکو بے حد بیمار ظاہر کر رہے تھے ۔

" ..انکا دل کٹ گیا تھا ۔ وہ چاہتا تھا تم اپنا گھر بسا لو

وہ چاہتا تھا میں اسکی جگہ کسی اور کو دے دوں؟ وہ حیرت سے بولی تھی

۔ نا ممکن .. کبھی نہیں وہ ایسا چاہ ہی نہیں سکتا ۔

رابیل نے نفی میں سر ہلا کر کہا تھا ۔

وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئے تھے ۔

New Era Magazine

آرام کرو تم ..شام کو شاید شاہ نواز اور انکی بیگم آئیں تمھاری خیریت پوچھنے ۔ وہ کھڑے ہوگئے تھے ۔

وہ آئیں تو انہیں کہہ دیجئے گا میں سورہی ہوں ۔ میں ان سے نہیں مل سکتی ۔ وہ سختی سے بولی تھی ۔

سہی وعدہ وفا نبھا رہی ہو رابیل " ..تایا جان کے افسردگی سے کہا تھا ۔

رابیل کے آنسو بہہ نکلے تھے ۔ نہیں تایا جان ۔ نہیں نبھائی پائی میں وعدہ ..وہ کوئی اور ہوتے ہیں جو وعدے نبھا لیتے ہیں میری تو راہ میں کانٹے ہی اتنے بچھائے گئے کہ ان سے میرے پاؤں تو کیا روح تک زخمی ہوگئی اور آخرکار ..جیت دنیا والوں کی ہوئی ۔ محبت تو ہار گئی "میں گرگئی ۔

وہ سسک سسک کر رودی تھی ۔

☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀

کدھر جارہے ہیں بابا؟ بابا اور ماں کو باہر جاتا دیکھ کر زائر بولا تھا ۔

رابیل کا پتا کرنے ۔ یوسف رضا بتا رہا تھا اسکی طبیعت خراب ہوگئی تھی ۔ بابا کی بات پر وہ تڑپ اٹھا تھا ۔

میں بھی چلتا ہوں آپکے ساتھ ..وہ فوراً کھڑا ہوا تھا ۔

شاہ نواز نے سر ہلا دیا تھا ۔

اتنی نفرت کرتی ہو کہ میرا ساتھ پاتے ہی بستر سے لگ گئی؟ وہ اسکے سرہانے بیٹھا پوچھ رہا تھا جو آنکھیں موندیں خود کو اسکی موجودگی سے بے خبر ظاہر کر رہی تھی ۔

بتایا تو تھا کتنی نفرت ہے تم سے ..تایا جان کی چاہ پر آج تم میرے سامنے میرے شوہر بن کر کھڑے ہو ..وہ زہریلے لہجے میں گویا ہوئی تھی ۔

وہ ہنسا تھا ۔ یہ نفرت محبت میں کب بدلے گی؟ پانچ سال انتظار کیا ہے تمھارا اب تک تو معاف کرہی دینا چاہیئے تھا ..خیر ابھی وقت ہے لیکن ..میرے بڑھاپے سے پہلے ..وہ شوخی سے بولا تھا ۔

میر زائر میں اکیلا رہنا چاہتی ہوں ۔ وہ عاجز آکر بولی تھی جیسے اسے میر زائر کی باتوں سے کوئی دلچسپی ہی نا ہو.."

جب ہم سٹوڈنٹ تھے تو اکثر غزلیات پڑھتے سوچتے تھے یہ محبوب ہمیشہ ہی اتنا ظالم اور بے نیاز کیوں ہوتا ہے ..اب سمجھ آئی عاشق کا عشق اسے مغرور بنا دیتا ہے ..اور جب حسن ہی خدا نے بے حد دیا ہو تو پھر تو غرور آنا لازمی بات ہے ..وہ مسکراہٹ دباتے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا ۔

اگر فضول باتیں ہوگئی ہو تو چلے جاؤ ..وہ سختی سے کہہ کر کمبل منہ تک اوڑھ گئی تھی ۔

وہ ہنسا تھا پھر ایک طرف پڑا اسکا دودھیا رنگت کا نازک سا ہاتھ تھام کر اسے لبوں سے لگا لیا تھا ۔

رابیل کے دل میں ہلچل سی ہوئی تھی ۔ اس نے تیزی سے ہاتھ کھینچا تھا ..اس سے پہلے وہ کچھ کہتی میرزائر نے اسکی بات کاٹ دی تھی ۔

رابیل ..میرا شرعی حق تھا یہ اب تم مجھے روک نہیں سکتی نا ہی گھٹیا ..کہہ سکتی ہو ..وہ مسکرا کر بولا تھا ..پھر بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا تھا ..کتنی دیر وہ دل کو سنبھالتی رہی تھی ۔ جو باہر آنے کو تیار تھا

پاگل انسان ..اس نے گھبرا کر سوچا تھا پھر دوبارہ سے سوتی بن گئی تھی

۔

..رابیل سورہی ہے؟ اسکو آتا دیکھ کر خانم نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا رابیل کی حالت کا سوچ کر اسکو ہنسی آرہی تھی ۔۔ جی سورہی تھی میں دیکھ کر آگیا ..وہ ہنسی دباتے مودب بن کر بولا تھا ۔

وہ مسکرا دیں ۔ چلو پھر مل لیں گے ..تم تو مل لئے نا خانم مسکرا کر بولی تھیں ۔

..وہ جھینپ اٹھا تھا

نوٹ

آؤزیست نبھائیں ہم ازوجیہہ بخاری پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔
نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیوایرا میگزین)

New Era Magazine